السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص فرماتے ہیں کہ مجھ کو تعجب ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہے ک اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندوں کو ماں باپ سے بڑھ کر چاہتا ہے پھر کافروں کو خلوددائمی دوزخ میں کیوں فرمائے گا، اولاد چاہے کیسی ہی بری سے بری ہو، لیکن باپ اس کی تکلیف ہر گز گوارا نہیں کرتا، اوراس کو مصیبت میں نہیں دیکھ سکتا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ سوال خودجناب رسالت مآب ﷺ سے ایک عورت نے کیا تھا حیث قالت الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدہا قال صلی اللہ علیہ وسلم بلی قالت ان الام لاتلقی ولدہا فی النار فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ فقال ان اللہ لایعذب من عبادہ الا المارو المتورد الذی یتمرد علی امہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن صاجۃ عن عبد اللہ عمر کذا فی المشکوۃ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جوجواب ارشاد فرمایا اس کا حاصل اصطلاحی الفاظ میں یہ ہے کہ عباد گوعام ہے مگر دوسرے دلائل نے اس میں سے بعض کو خاص کردیا ہے جوملعون ہوکر دائرہ رحمت سے خود نکل گئے ہیں پس عباد دوقسم کے ہوئے ایک مرحومین اوران پراس قدر رحمتہ ہے کہ والدہ کوولد پر نہیں دوسرے غیر مرحومین سوان پر آخرت میں رحمت نہ ہوگی پھر زیادتی کمی کا کیا ذکر یایوں کہو کہ عبادہ عام نہیں ہے اضافت تخصیص کو مفید ہے یعنی بندگان خاص جیسے قرآن مجید میں عبادلرحمن کو خاص کیا ہے موصوف بصفات خاصہ سے رہا یہ کہ والدہ کو توسب اولاد پر رحمت ہوتی ہے اللہ تعالے کوسب عباد پر کیوں نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ رحمت والدہ کی اضطراری ہے مشیت پر موقوف نہیں اس لئے عام ہے اور اللہ تعالے کی رحمت اختیاری ہے اور مشیت پر موقوف ہے جس کا سبب ظاہری اعمال صالحہ ہیں اس لئے آخرت میں خاص ہے البتہ دنیا میں عام ہے رہا مرحومین کو تکلیف ہونا سو ہو تہذیب ہے تعذیب نہیں، فقط

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث](#)

جلد10ص248

محدث فتویٰ